گذرے پھر شاہ صاحب شید محمد ترمذی آگئے۔ شانتی لال بھڑکا ہوا تھا
ایسی درخواستیں شاہ صاحب کے خلاف لکھ کر جو ظاہر یہ کریں کہ میں
پھینکوا رہا ہوں۔ نتیجہ انکوائری پہلے لالہ دیوان چند نے آنے کی تاریخ
دی نہ آئے پھر اچانک شیخ صفدر علی ڈپٹی انسپکٹر سنیچروار شام کو آ نکلے
میں دورہ پر تھا۔ صبح اتوار کو واپسی پر رستہ میں ماسٹر ملا تو اس نے بتایا کہ
ڈپٹی صاحب انکوائری کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ خیر جو تھے دونوں واپس لاہور
کو گئے مجھے 12 بجے باہر چھوڑ گئیں اور آپ واپس آجائیں کہ کوئی مجھے شکایت
لیکر ملنے کوئی نہ آیا۔ خیر میرا تبادلہ کمالیہ کا ہو گیا۔ وہ علاقہ اکثر محمدی سکھوں کا تھا
وہاں سے بھی میرے خلاف کوئی شکایت نہ ہوئی۔ انسپکٹر لالہ کاہن چند کھنہ صاحب
لائلپور اے۔ ڈی۔ آئیوں کی کانفرنس میں کہنے لگے کہ کیا انکے ریویو کے بارے
کوئی شکایت تو نہیں۔ تو میں نے اٹھ کر کہا کہ میرا ہوتا اضافہ ہے اور اول جماعت
کی فیصدی بھی زیادہ لیکن آپکے ریویو میں کم درج ہے۔ بعد میں اکیلا ملا تو میرے
ساتھ ہمدردی تو کیا کرنی تھی الٹی جھاڑ ڈالنی شروع کر دی۔ تعداد و پاس فیصدی
کم دکھلانے کے لئے میونسپل کمیٹی کے سکول کی تعداد شامل نہیں کی جاتی تھی اور پچھلے
سال کی تعداد میں شامل کر دیتے تھے۔

خیر وہاں سے تبادلہ منٹگمری کر دیا گیا وہاں چودھری محمد صادق
ساہی جٹ کے زیر اچھا وقت گذرا۔ لیکن بخشی سنسار چند چھبّر نے مسلم لیگ
کے President میاں عبدالحق ارائیں جسکا حاضری افسر عصمت اللہ قوم ارائیں
دوست تھا جسکو مستقل ہونا تھا۔ کو خوش کرنے کی خاطر اسکے حق میں رپورٹ کی
جسکی مخالفت ڈسٹرکٹ بورڈ کے سر کردہ ممبروں نے کی۔ A.I صاحب اپنی بریت
کے لئے مجھ سے حاضری افسر کے حق میں اور بے گناہ ماسٹر برکت علی قوم ارائیں جے وی
کے خلاف جھوٹ لکھ دینے کے لئے کہیں کہ یہ جنون میں ایسا کر دیگا۔ لیکن میں نے صاف
الفاظ میں حاضری افسر کے خلاف رپورٹ دی۔ اور برکت علی سے میرے خلاف جھوٹ
لکھوانے کے لئے اسکی برادری نے میرے برخلاف اکسانے کے لئے یہاں تک جھوٹ
بولے کہ میں اسکی موقوفی کے کاغذات نکلوا رہا ہوں۔ اس نے مجھے ملکر اصلیت
سمجھ لی۔ آخر میاں عبدالحق نے اپنی کوٹھی بلا کر اسے کوٹھی میں داخل ہوتے ہی ماں بہن
کی گالیوں سے اسکا سواگت کیا تو ماسٹر برکت علی نے کہا کہ میں یہاں ایمان بیچ
ڈالوں تو بازار سے مول نہ مل سکیگا۔ یہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مذہبی جنون میں
یہ بھی میرے خلاف لکھ دیگا۔